© rasailojaraid.com

رسائل ومسائل

نماز میں سُستی اور ترکِ صلوٰۃ

سوال: دارالافتا سعودی عرب کی شائع کردہ فتاویٰ میں شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور دیگر علما نے ترکِ صلوٰۃ کرنے والے کو کافر قرار دیا ہے۔ میرے شوہر ڈاکٹر ہیں اور مولانا مودودیؒ کی کتابیں پڑھ کر ان سے بہت متاثر ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ دین میں سختی نہیں ہے۔ میں نے مولانا مودودی کی کتابیں گہرے غوروخوض سے پڑھی ہیں، اُن میں تو تارکِ نماز یا سُستی ولاپروائی سے نماز ادا کرنے والے کو کفر کا مرتکب نہیں کہا گیا ہے۔ گویا سُستی ولاپروائی سے نماز چھوڑ دینا کوئی گناہ نہیں۔ ایسے حضرات سُستی ولاپروائی کی وجہ سے دفتر جانا اور دیگر اہم کام نہیں چھوڑتے، دین ہی میں آسانیاں کیوں ڈھونڈتے ہیں؟ کیا فرض نماز سُستی یا غفلت سے قضا ہوجانا نفاق نہیں ہے؟

میں نے اپنے شوہر کو شاذ ہی قرآن پڑھتے پایا ہے، جب کہ اخبارات ولٹریچر کا گھنٹوں مطالعہ کرتے ہیں۔ کیا جو شخص گھنٹوں اخبارات ولٹریچر پڑھ سکتا ہے، اسے قرآن کی تلاوت اور فہم وتدبر کی ضرورت نہیں، وہ صرف نماز ہی سے پورا ہوجاتا ہے؟

جواب: آپ کا سوال غیرمعمولی تشویش کا باعث ہے کیونکہ تحریک اسلامی کا اصل سرمایہ اس کے کارکن ہی ہیں جو اسلامی نظام کو اللہ کی زمین پر نافذ کرنے کے عزم کے ساتھ تحریک سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ فرائض کی ادائیگی میں تساہل اور عدم توجہ برتیں تو کس بنیاد پر نظام کی تبدیلی عمل میں آئے گی۔ یہ اس لیے بھی تشویش کا باعث ہے کہ اگر ایک شخص مولانا مودودی کی تحریرات کو پڑھتا ہے اور اس کے باوجود نماز کو اس کا اصل مقام نہیں دیتا تو یا تو اُس نے تحریر کو سمجھا نہیں، یا اس کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نفس حیلے تراش رہا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ مولانا مودودیؒ نے نماز کی اہمیّت کو پوری طرح اُجاگر کرنے کے لیے اسلامی عبادات پر تحقیقی نظر و دیگر کتب لکھی ہیں اور ان کی کتب کا مطالعہ کرنے والے اور تحریک اسلامی سے وابستہ افراد نماز کی اہمیّت کو پوری طرح سمجھتے ہیں، اور نہ صرف اس کی ادایگی کا باقاعدہ اہتمام کرتے ہیں بلکہ اقامتِ صلوٰۃ کے لیے بھی سرگرمِ عمل ہیں۔ نماز میں کوتاہی پر تحریکی نظم کے تحت پرسش بھی کی جاتی ہے۔ اجتماعی احتساب کا ایک مقصد نماز کو وقت پر اور جماعت کے ساتھ ادا کرنے پر اُبھارنا ہے تاکہ للّٰہیت پیدا ہو۔ یہ نظامِ تربیت کا ایک لازمی حصہ ہے۔

اصلاحِ حال کے لیے جہاں انفرادی مشورہ اہم ہے، وہیں اجتماعی احتساب بھی ضروری ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ الدینُ یُسر لیکن یُسر (آسانی) کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ فرائض کو نظرانداز کر دیا جائے یا قرآن کریم کے واضح حکم، یعنی نماز کو مقررہ وقت پر فرض کر دیے جانے کو پسِ پشت ڈال کر کوئی سہولت پسند دین ایجاد کر لیا جائے۔ فرض نماز کا سُستی اور لاپروائی سے قضا ہونا لازمی طور پر فِسق ہے۔

اگر غور کیا جائے تو تحریکِ اسلامی کے کارکن بننے کے لیے پہلی شرط محض نماز کا پڑھ لینا نہیں ہے، بلکہ اس کی اقامت، یعنی نماز کو قائم کرنا ہے۔ سورۂ بقرہ کے آغاز ہی میں اہلِ ایمان کی پہچان، تعریف اور خصوصیّت یہی بتائی گئی ہے کہ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ (البقرہ ۲:۳)، یعنی وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ یہی مضمون اسی شدت کے ساتھ دیگر مقامات پر بھی آیا۔ قرآن کریم کے ان واضح، متعین اور براہِ راست ارشادات کا عکس خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں بھی نظر آتا ہے، چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ: ''بندے اور کفر کے درمیان ترکِ صلوٰۃ واسطہ ہے'' (مسلم)۔ لہٰذا اذان سننے کے بعد جو لوگ گھر اور دیگر مشغولیتوں کو چھوڑ کر اپنی بندگی کے اظہار کے لیے مسجد کی طرف نہیں جاتے، ان کے بارے میں رحمۃ للعالمینؐ نے جو سراپا رحمت ہی رحمت، عفو و درگزر، حِلم و محبت تھے فرماتے ہیں کہ ''جو لوگ اذان کی آواز سن کر گھروں سے نہیں نکلتے، مرا دل چاہتا ہے کہ جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جہاں تک سوال معروف شیخ الباز کے فتوے کا ہے، قرآن وحدیث کے واضح بیان کے بعد اس کی ضرورت نہیں رہتی۔ البتہ فتوے میں سائل نے جو اصل بات پوچھی تھی، وہ صلوٰۃ کا انکار یا فرضیت یا رکن تسلیم کرنا نہیں تھا جس پر فتوے میں زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اگر ایک شخص سے اپنی مقدور بھر کوشش کرنے کے باوجود نماز قضا ہو جاتی ہے تو وہ تارکِ صلوٰۃ یا منکرِ صلوٰۃ کی تعریف میں نہیں آئے گا۔ ہاں، ایک شخص صلوٰۃ کے علاوہ ہر کام کو اہمیت دے اور اذان سن کر ٹس سے مس نہ ہو اور اگر اُٹھے بھی تو کسمساتا ہوا، کاہلی، بے دلی اور مجبوری کے طور پر اقامتِ صلوٰۃ کی جگہ صرف نماز پڑھ لے تو اس طرزِ عمل کو قرآن کریم نے فسق ونفاق سے تعبیر کیا ہے۔

وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی لا یُرَآءُ وْنَ النَّاسَ وَ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًاo (النساء ۴:۱۴۲) جب یہ نماز کے لیے اُٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اُٹھتے ہیں اور خدا کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔

الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ o الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُ وْنَo (الماعون ۱۰۷:۵) پھر تباہی ہے اُن نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں جو ریاکاری کرتے ہیں۔

لہٰذا فرض نماز میں سُستی اور غفلت انسان میں نفاق پیدا کرتی ہے اور شعوری طور پر ترک، ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ لیکن کسی عذر یا مجبوری کے سبب نماز قضا ہو جائے تو اسے جلد از جلد ادا کرنا ضروری ہے۔

آپ نے ان کے قرآن کا مطالعہ نہ کرنے کا ذکر بھی کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ اخبارات ورسائل کے لیے ان کے پاس وافر وقت ہوتا ہے، جب کہ وہ کبھی قرآن کا مطالعہ نہیں کرتے۔ قرآن سے قلبی تعلق ہی ایمان کو تازہ رکھتا ہے اور نماز میں اس کی تلاوت خشیت پیدا کرتی ہے۔ قرآن کریم کا حق ہر اہلِ ایمان پر یہ ہے کہ کم از کم اس کی چند آیات کو روزانہ بغور پڑھ کر سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ جدید ٹکنالوجی نے اس حوالے سے بہت آسانیاں پیدا کر دی ہیں اور اب سی ڈی پر مکمل قرآن کریم کا متن مع ترجمہ تقریباً ہر پاکستانی شہر میں دستیاب ہے۔ کوشش کیجیے کہ اگر وہ پڑھنے میں سُستی کرتے ہیں تو آپ سی ڈی کی مدد سے خود کو بھی اور اپنے شوہر کو بھی روزانہ

© rasailojaraid.com